طبعی عوارض اوراحکام شریعت میں تخفیف ورخصت

محمد شریف چودھری

طبعی عوارض اورشریعت کامقصود:اگرکسی فرد کے جسم یاجسم کے کسی عضومیں نقص واقع ہوجائے تووہ روزمرہ کے کام معمول کے مطابق کرنے سے قاصر ہوتا ہے اوریہ امراسباب تخفیف رخصت میں سے ہے کیونکہ اگراس سے اس بات کاتقاضا کیاجائے کہ وہ عارضہ کے باوجودسارے کام معمول کے مطابق کرے تووہ مشقت میں پڑجائے گا۔اوریہ مشقت اس کے لئے بڑی ضرررساں بھی ہوسکتی ہے۔جبکہ شریعت کامنشایہ ہے کہ ضرریامشقت کودورکیاجائے۔قرآن میں ہے: ۱.یریدالله بکم الیسرولایریدبکم العسر(۱) اللہ تعالی تمہارے ساتھ آسانی کاارادہ فرماتاہےاوروہ تمہارے ساتھ تنگی کاارادہ نہیں فرماتا ۲.یریدالله ان یخفف عنکم وخلق الانسان ضعیفا (۲)اللہ تعالی چاہتاہے کہ وہ تم سے(امورمیں)تخفیف کرےاورانسان کمزورپیداکیاگیاہے۔

۳۔مایریدالله لیجعل علیکم فی الدین من حرج ولکن یریدلیطهرکم (۳)اللہ تعالی تم پرتنگی نہیں کرناچاہتا بلکہ وہ تمہیں پاک کرناچاہتاہے۔۴۔لایکلف الله نفساالاوسعها(۴)اللہ تعالی کسی کوبھی اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔

۵۔اللہ تعالی نے نبی کریمﷺ کے بارے میں فرمایا:ویضع عنهم اصرهم والاغلل التی کانت علیهم(۵) اوریہ پیغمبران پرسے ان کابوجھ اتارتاہےاوروہ طوق بھی جوان پرپڑے ہوئے ہیں۔شریعت کامقصودیہ بھی ہے کہ مکلّف عبادات میں دوام برتے جواللہ تعالی کوپسندہے۔قرآن میں ہے:

۶۔الاالمصلین الذین هم علی صلاتهم دائمون(۶)مگروہ نمازی جواپنی نمازپرہمیشگی اختیارکرتے ہیں۔نبی کریمﷺ نے بھی لوگوں کوان کی طاقت کے مطابق عبادات کرنے اوران میں دوام اختیارکرنے کاحکم فرمایا۔آپﷺ کافرمان ہے۔یاایهاالناس خذوامن الاعمال ما تطیقون فان الله لا یمل حتی تملوا(۷) اے لوگواتناہی عمل کروجتنی طاقت رکھتے ہوکیونکہ اللہ تعالیٰ (اجردینے میں)سیرنہیں ہوتاتم ہی(عمل کرتے کرتے)سیرہوجاؤگے۔حضورﷺ نے مزیدفرمایا:

☆الضرریزال ☆ضرر(نقصان)کاازالہ کیاجائے گا☆

وان احب الاعمال الی الله مادام وان قل (۸) بیشک اللہ تعالی کے ہاں سب سے محبوب عمل وہ ہے جس پر عامل دوام اختیار کرے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔ بندوں کے لئے شریعت کی رعایت انسانی طبیعت سے بڑی مطابقت رکھتی ہے کیونکہ اگر بندے کو کسی قسم کا کوئی طبعی عارضہ لاحق ہو تو عارضہ عمل میں دوام اختیار کرنے میں مانع ہوتا ہے۔ تکلیف اگرچہ خفیف ہی ہو لیکن اس پر ہیشگی اسے مشقت بنا دیتی ہے۔ جیسے اللہ تعالی نے ان لوگوں کے بارے میں جو راہب بن گئے تھے، فرمایا ہے: فما رعوھا حق رعایتھا (۹) پھر جیسا اسے نبھانا چاہیے تھا، وہ نہ نبھا سکے۔ ضرر کے دور کرنے کے بارے میں فقہاء کا قول ہے: الضرر یزال (۱۰) ضرر دور کیا جائے گا۔ اس بارے میں شاطبی کا بیان ہے: شریعت سے مجموعی طور پر یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ایسی دکھ دینے والی چیزوں کو علی الاطلاق دفع کرنے کی اجازت دی گئی ہے تا کہ لاحق ہونے والی مشقت دور ہو اور ان حقوق کی حفاظت ہو جن کی اس عمل میں اجازت دی گئی ہے، تا کہ لاحق ہونے والی مشقت کا احتمال ہو تو بھی اس سے بچاؤ کرنے کی اجازت ہے خواہ وہ واقع نہ ہو تا کہ بندے کے مقصود کی تکمیل ہو اور اس پر آسانی ہو۔ اس کی طرف توجہ میں خلوص کے تکمیل کی حفاظت ہو اور نعمتوں کا شکر بجالا سکے،،۔ (۱۱) شاطبی مزید لکھتے ہیں: ''ایسی مضر اشیاء جن کے دفع کرنے کی اجازت دی گئی ہے، ان میں بھوک، پیاس، گرمی، سردی، امراض کے دوران علاج معالجہ اور انسان یا دوسرے جانداروں کو ایذا دینے والی چیزوں سے بچاؤ اور متوقع آفات سے بچاؤ ہے تا کہ ان کی پیش بندی ہو سکے،،۔ (۱۲)

عبادات وافعال کے سرانجام دینے کے بعد چند طبعی عوارض جو تخفیف ورخصت کے مقتضی ہیں درج ذیل ہیں: ۱۔ انثیت ۲۔ صغرسنی ۳۔ کہولت ۴۔ جنون ۵۔ تعمی ۶۔ تخارس ۷۔ نوم ۸۔ مرض ۹۔ سفر ۱۰۔ رق۔ ان کی مختصر وضاحت بحوالہ تخفیف ورخصت ذیل میں پیش کی جاتی ہے:

۱۔ انثیت:

(عورت ہونا) جسمانی لحاظ سے عورت مرد کی نسبت کمزور واقع ہوئی ہے وہ ایسے مشقت طلب کام کرنے سے قاصر ہے جو مرد کر سکتے ہیں۔ اگر عورت کو ایسے مشکل کام کرنے پر مجبور کیا جائے تو وہ توالد انسانی جیسے اہم امور سرانجام دینے سے قاصر ہو جائے۔ مخصوص کام مخصوص حالات کے مقتضی ہوتے ہیں۔ اس لئے شریعت نے عورت کو کئی قسم کی رخصتیں عطا کی ہیں تا کہ اسے مردوں جیسی مشقت

سے بچایا جاسکے۔ذیل میں ایسی چند رخصتوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ مردوں کی طرح عورت پر باجماعت نماز لازم نہیں (۱۳)

۲۔ عورت پر نماز جمعہ واجب نہیں (۱۴)

۳۔ عورت کے لئے گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں جا کر نماز ادا کرنے سے افضل تر ہے (۱۵)

۴۔ عورت کو جہاد سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔(۱۶)

۵۔ عورت پر مرد کی طرح شہادت کی ذمہ داریاں نہیں مرد کے موجود نہ ہونے پر وہ گواہی پیش کرسکتی ہے۔ایک مرد کے بجائے دوعورتوں کو گواہ بنایا جائے گا تا کہ اگر ایک عورت بھول جائے تو دوسری اسے یاددلادے۔(۱۷)

۶۔ حیض کے دنوں میں عورت سے نماز ساقط ہوجاتی ہے جبکہ وہ رمضان کے روزے کی قضا کرے گی۔(۱۸)

۷۔ جنگ میں عورتوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔(۱۹)

۸۔ مشقت سے بچانے کے لئے عورت پر جنازہ اٹھانا (چاہے میت عورت ہی کی ہو مناسب خیال نہیں کیا گیا۔(۲۰)

۹۔ عورت پر جزیہ واجب نہیں (۲۱)

۱۰۔ غسل جنابت کے لئے عورت اگر گندھے ہوئے بالوں کو بغیر کھولے ان پر صرف پانی بہادے تو اس کے لئے ایسا کرنا جائز ہے۔(۲۲)

۱۱۔ اگر کوئی مرد عورت پر بدکاری کا الزام لگائے اور خود اقرار کرے مگر عورت اپنے اوپر الزام سے انکار کردے تو صرف مرد کو سزا دی جائے گی۔(۲۳)

۲۔صغرسنی:

صغیرالسن ہونا انسانی زندگی کی ایک حالت ہے جو اس کی ولادت سے لے کر سن بلوغت تک رہتی ہے۔چھوٹی عمر میں انسان کے قوائے بشریہ تکمیل کو نہیں پہنچتے اس لئے اسے نابالغ سمجھا جاتا ہے۔نابالغ شخص کے بالغ ہونے کی پہچان کبھی تو عمر سے ہوتی ہے اور کبھی بالغ ہوجانے کی علامات ظاہر ہونے سے ہوتی ہیں۔بلوغت کے بارے میں احناف کا مؤقف یہ ہے کہ مردوں میں بالغ ہونے کی علامت احتلام یا مادہ تولید کا خارج ہونا ہے اور عورتوں میں حیض کا آنا یا حمل کا قرار پانا ہے۔اگر ان

علامات میں سے کوئی علامت ظاہر نہ ہوتو مرد عورت کا بالغ ہونا ان کی عمر سے معلوم ہوگا۔احناف کے نزدیک جب لڑکا یا لڑکی پندرہ سال کے ہوجائیں تو وہ بالغ ہوجات ہیں۔(الجزیری، کتاب الفقہ ج ۲،ص ۳۵۰) بچہ چھوٹی عمر میں کئی شرعی احکام کا مکلف نہیں ٹھہرایا جاتا حتی کہ بالغ ہوجائے۔اس بارے میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:''تین اشخاص سے قلم اٹھالیا گیا ہے۔(ان پر گناہ لازم نہیں) نائم سے، یہاں تک کہ بیدار ہو جائے، مجنون سے، یہاں تک کہ اچھا ہو جائے، بچے سے، یہاں تک کہ بالغ ہوجائے،،(۲۴) نابالغ یا طفل کو ضرر سے بچانے کے لئے شریعت نے خصوصی احکام وضع کئے ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

۱۔ چونکہ بچہ اپنے بارے میں نفع ونقصان کو سمجھ نہیں پاتا اس لئے وہ حدود، قصاص اور تعزیرات میں مسئول نہیں۔(۲۵)

۲۔ نابالغ کے امور سرانجام دینے کے لئے شریعت نے اس کے لئے ولی مقرر کیا ہے جو اس کی تربیت کرتا ہے۔(۲۶)

۳۔ ایسا بچہ جس میں ہنوز شعور نہیں ہے، اگر معاملہ بیع کرے تو وہ بیع منعقد نہ ہوگی۔(۲۷)

۴۔ بچہ عاقلہ میں شمار نہیں ہوگا اس لئے اس پر جزیہ عائد نہ ہوگا۔(۲۸)

۵۔ نابالغ کی طلاق واقع نہ ہوگی۔(۲۹)

۶۔ نابالغ لڑکا اجنبی عورت کی طرف دیکھ سکتا ہے یا خواتین میں جا سکتا ہے۔(۳۰)

۷۔ نابالغ کی قسم منعقد نہیں ہوگی۔(۳۱)

۸۔ نابالغ کے معاہدات منعقد نہیں ہونگے۔(۳۲)

۹۔ نابالغ کو جنگ میں قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔(۳۳)

۳۔کہولت (بڑھاپا):

بڑھاپے کے لئے کوئی خاص عمر مقرر نہیں کی گئی بلکہ یہ کیفیت مختلف افراد میں مختلف درجے کی ہوتی ہے۔البتہ جب کسی شخص کے اعضاء معمول کے کاموں میں ضعف محسوس کریں تو ایسے شخص کو بوڑھا کہا جائے گا۔اور یہ حالت اسباب تخفیف میں سے ہے۔شریعت اسلامیہ نے ایسے شخص کو چند رعایتیں دی ہیں۔مثلاً:

☆اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام☆جب حلال وحرام جمع ہوجائیں تو حرام غالب ہوگا☆

۱۔ ایسا بوڑھا شخص جو روزہ رکھنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو، وہ روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دے۔(۳۴)

۲۔ کمزور اور ناتواں بوڑھے پر حج لازم نہیں۔اس کے لئے حج بدل کیا جاسکتا ہے۔(۳۵)

۳۔ جنگ میں بوڑھے آدمیوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔(۳۶)

۴۔ ضعیف آدمی اگر مسجد تک جانے کی ہمت نہ رکھتا ہو تو اس پر جمعہ اور باجماعت نماز واجب نہیں۔

۴۔جنون:

جنون بھی اسباب تخفیف ورخصت میں سے ہے۔مجنون ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جس کی عقل جاتی رہی ہو۔نہ وہ لوگوں کی بات سمجھ سکے اور نہ دوسروں کو اپنی بات سمجھا سکے۔مجنون کے لئے شریعت اسلامیہ کے وہی احکام ہیں جو صبی (بچے) کے بارے میں ہیں۔(۳۸)البتہ پاگل مرد اور عورت کو رجم نہیں جائے گا۔(۳۹)

۵۔تعمی (اندھاپن)

تعمی کے حامل شخص کو نابینا کہا جاتا ہے۔ایسا شخص شریعت کے کئی احکام پر عمل پیرا ہونے سے عاجز ہوتا ہے۔اس لئے کئی احکام میں رخصت دی گئی ہے۔مثلاً:

۱۔ اندھے آدمی کو گھر میں نماز ادا کرنے کی اجازت ہے۔(۴۰)

۲۔ نابینا پر حج، جمعہ اور باجماعت نماز ادا کرنا واجب نہیں۔(۴۱)

۳۔ قبلہ کا صحیح رخ بتانے کے لئے نابینا کے پاس کوئی شخص نہ ہو تو وہ ظن غالب سے کام لے کر نماز ادا کرسکتا ہے۔(۴۲)

۴۔ نابینا کو کسی معاملے میں عینی شاہد مقرر نہیں کیا جاسکتا ہے۔(۴۳)

۶۔تخارس (گونگا پن):

گونگے پن کی وجہ سے انسان کو کئی قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔چونکہ اخرس (گونگا) اپنا ما فی الضمیر پوری طرح ادا کرنے سے قاصر ہوتا ہے، اس لئے بعض احکام کے لئے اسے رخصت مہیا کی گئی ہے۔مثلاً:

☆التاسیس خیر من التاکید ☆ تاسیس تاکید کی نسبت بہتر ہوتی ہے☆

۱۔ گونگے کا اشارہ معہودہ اس لئے حجت قرار دیا جائے گا کہ معاشرے میں اسکی ضرورت رہتی ہے۔(۴۴)

۲۔ تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ گونگے کی شہادت قابل قبول نہیں ہے۔ اگر بالفرض اس کی شہادت ناگزیر ہو تو حدود کے مقدمات کے علاوہ دیگر مقدمات میں اس کی اشاراتی شہادت کو معتبر خیال کیا جائے گا۔(۴۵)

۳۔ گونگے کے لئے ضروری نہیں کہ نماز ادا کرتے وقت زبان سے الفاظ ادا کرے (ارکان کی بظاہر ادائیگی کافی سمجھی جائے گی۔(۴۶)

۴۔ گونگے کے خلاف زنا کی گواہی کو قبول نہیں کیا جاتا۔(۴۷)

۵۔ فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ گونگا شخص لکھ کر یا اشارے سے ارتکاب زنا کا اقرار کرے تو اس پر حد عائد نہ ہوگی۔ گو وہ اشارہ ایسا ہو جو سمجھ میں آجائے۔ لیکن صریحاً اقرار جرم نہ ہونے کے باعث (وقوع جرم میں) شبہ ہو جاتا ہے جو بدکار کو سزا سے بچا دیتا ہے۔(۴۸)

۷۔ نوم:

نوم سے مراد نیند کی ایسی حالت جس میں انسان گردوپیش کے حالات سے بے خبر ہوتا ہے۔ نائم اگر نیند کی حالت میں کوئی فعل سرانجام دے رہا ہو اور بعد میں جاگنے پر اسے اس کی خبر بھی نہ ہو تو اس فعل کے بارے میں اس پر مسئولیت نہ ہوگی۔ اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: (یہ حدیث اگرچہ صغرسنی کے ذیل میں آچکی ہے مگر یہاں بھی اس کا بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے)۔ ''تین اشخاص سے قلم اٹھالیا گیا ہے۔ نائم سے، یہاں تک کہ بیدار ہو جائے، مجنون سے، یہاں تک کہ اچھا ہو جائے، بچے سے یہاں تک کہ بالغ ہو جائے،،۔(۴۹) سوتے ہوئے اگر نماز کا وقت گزر جائے تو نائم جاگنے پر قضا شدہ نماز ادا کرے گا۔ اگر نیند اس قدر طویل ہو جائے کہ ایک دن رات سے زیادہ وقت گزر جائے تو قضا شدہ نمازوں کی ترتیب قائم رکھنا لازم نہیں۔(۵۰)

۸۔ مرض:

انسان کو زندگی میں کئی ایک امراض لاحق ہو سکتے ہیں پھر ہر مرض کی شدت کا درجہ بھی مختلف اوقات میں مختلف ہو سکتا ہے۔ عام طور پر مریض ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے

سے قاصر ہو اور کھڑا رہنے کے لئے سہارے کا محتاج ہو۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں احناف کا مؤقف یہ ہے کہ مریض یا معذور آدمی قراءت اور رکوع کے وقت تشہد کی حالت میں بیٹھے۔ اگر وہ تشہد کی حالت میں بیٹھنے سے معذور ہے تو جس طرح آسانی سے بیٹھ سکتا ہے، بیٹھ جائے۔ اگر رکوع وسجود اشارے سے کرلے تو سجدہ میں رکوع کی نسبت زیادہ جھکے۔ (الجزیری کتاب الفقہ ج۔۱، ص ۴۹۸) مریض، مرض کی حالت میں عبادات صحیح طریقے سے نہیں کرسکتا۔ اس لئے شریعت نے اسے کئی امور میں رخصت دی ہے۔ چند ایک رخصتوں کا مختصر بیان ذیل میں کیا جاتا ہے:

۱۔ مریض روزے کی قضا کرسکتا ہے۔(۵۱)

۲۔ اگر مریض پانی کے استعمال پر قادر نہ ہو تو وہ تیمم کرسکتا ہے۔(۵۲)

۳۔ اگر مریض کو پانی نہ ملے (اگرچہ وہ اس کے استعمال پر قادر ہو) تو وہ تیمم کرسکتا ہے۔(۵۳)

۴۔ مریض اگر کھڑے ہو کر نماز ادا نہیں کرسکتا تو بیٹھ کر ادا کرلے۔ اگر بیٹھ کر ادا کرنے سے بھی عاجز ہو تو پھر لیٹ کر اشارہ سے ادا کرے۔(۵۴)

۵۔ اگر مریض رکوع اور سجود کی طاقت نہ رکھے تو سر کے اشارے سے رکوع اور سجود کرلے اور تکبیر بھی کہے۔(۵۵)

۶۔ اگر مریض بیٹھ نہیں سکتا تو چت لیٹ کر نماز پڑھ لے اور پاؤں کا رخ قبلہ کی طرف کرلے۔(۵۶)

۷۔ اگر تندرست آدمی کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا ہو لیکن اس دوران بیماری کا حملہ ہو جائے اور کھڑا رہنے پر قادر نہ ہو تو اس کو باقی ماندہ نماز بیٹھ کر رکوع اور سجود کے ساتھ یا اشارہ کے ساتھ پوری کرلینی چاہیے۔ اگر اس پر بھی قادر نہ ہو تو پھر لیٹ کر نماز پوری کرلے۔(۵۷)

۸۔ جو شخص کھڑے ہو کر نفل نماز پڑھ رہا ہو، اگر درمیان میں تھک جائے اور درماندہ ہو جائے تو لاٹھی یا دیوار پر ٹیک لگا کر نماز پڑھ سکتا ہے یا بیٹھ جائے اور نماز پوری کرلے۔(۵۸)

۹۔ مریض سوار ہو کر طواف کرسکتا ہے۔(۵۹)

۱۰۔ اگر کوئی شخص مرض کے غلبہ کے تحت پانچ یا اس سے کم نمازوں کی مدّت تک بے ہوش رہا تو ہوش آنے پر وہ نمازوں کی قضا کرے۔ اگر پانچ سے زیادہ نمازیں قضا ہوئی ہوں تو اس کے ذمہ ان کی ترتیب قائم رکھنا ضروری نہیں۔(۶۰)

۱۱۔ اگر مریض کے جسم پر زخم ہوں یا پھوڑے ہوں یا چیچک کے زخم ہوں اور اس پر غسل واجب

ہواوراسے یہ خطرہ ہوکہ غسل کرنااس کے لئے مہلک یانقصان دہ ہوگاتووہ تیمّم کرسکتاہے۔(۶۱)

۱۲۔ مریض اگراشارے سے شہادت دےتو قابل قبول ہوگی۔(۶۲)

۱۳۔ مریض کامرض اس کے لئے کفارہ گناہ بن جاتاہے۔(۶۳)

۹۔سفر:

سفروہ ہےجس سے احکام بدل جائیں۔شرعی حوالے سے مسافر بننے کے لئے جوچیززیادہ اہم ہے وہ مقدارسفرہے۔اس بارے میں فقہاء میں اختلاف پایاجاتاہے۔مقدارسفر کے لئے یکطرفہ مسافت کالحاظ رکھاجاتاہے۔احناف کے ایک قول کے مطابق اگرسفر کی مسافت سولہ فرسخ تک ہوجائے توایسے سفرکے لئے قصرنمازاداکی جائیگی(ایک فرسخ ۳میل)اس طرح میلوں میں یہ فاصلہ ۴۸شرعی میل بنتاہے(انگریزی نہیں)۔کلومیٹروں میں یہ فاصلہ ۹۹،۹کلومیٹربنتاہے۔احناف کے ایک دوسرےقول کے مطابق ۳دن کی مسافت سفرمیں شمارہوتی ہےاورایک دن میں ۵فرسخ فاصلہ طے ہوتاہےاس طرح کم ازکم سفرکی مقدار۴۵شرعی میل بنتی ہے۔فرسخ فارسی لفظ''فرسنگ'' کامعرب ہے۔عربی فرسخ تین عربی میلوں کے مساوی ہوتاہے۔(الکاسانی،بدائع الصنائع ج۱،ص ۳۳۵)امام مالک سے سفرکی مقدارکے لئے چاربریدکاقول مروی ہےاورایک بریدا۱۲میلوں پرمشتمل ہوتاہے۔اس طرح ان کےنزدیک بھی کم ازکم سفرکی مقدار۴۸عربی میل ہے۔امام شافعی کے ایک قول کے مطابق سفرکاکم ازکم فاصلہ۴۶شرعی میل اوردوسرےقول کے مطابق سفرکی مدت کم ازکم دودن ہے۔گویاان کے دوسرےقول کے مطابق دودن میں۱۰فرسخ فاصلے کے لئے۳۰میل کی مسافت بنتی ہے۔(الکاسانی،بدائع الصنائع ج۱،ص ۳۳۵)حنفیہ اورمالکیہ کےنزدیک نمازقصراداکرناسنت مؤکدہ اوراس کی تاکیدنمازباجماعت سے زیادہ ہے۔دورحاضرمیں یہ شرط نہیں کہ سفرکی مسافت مقررہ مدت ہی میں طے ہو۔اگریہ فاصلہ اس سے بہت کم وقت مثلاکاریاہوائی جہازسے طےکرلیاجائے،تب بھی قصرکرناصحیح ہوگا۔اس پرسب کااتفاق ہے۔(الجزیری،کتاب الفقہ ج۱،ص۴۷۳)مسافرکوسفرکے دوران مقیم جیسی سہولیات میسرنہیں ہوتیں اس لئے سفربھی اسباب تخفیف ورخصت میں سے ہے۔شریعت کی طرف سے مسافرکومہیاکردہ چندسہولیات کاذکرذیل میں کیاجاتاہے:

۱۔ مسافر نماز کی قصر کرے۔(۶۴)

۲۔ مسافر روزے کی قضا کر سکتا ہے۔(۶۵)

۳۔ سفر میں روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔(۶۶)

۴۔ مسافر پانی میسر نہ آنے پر تیمم کر کے نماز ادا کر سکتا ہے۔(۶۷)

۵۔ مسافر سفر کے دوران دو نمازوں کو جمع کر سکتا ہے۔(۶۸)

۶۔ مسافر سواری پر نفل نماز ادا کر سکتا ہے چاہے سواری کا رخ قبلہ سے مختلف ہو جائے۔(۶۹)

۷۔ مقیم ایک رات دن مسح (موزوں وغیرہ پر) قائم رکھ سکتا ہے۔جبکہ مسافر تین دن رات تک۔(۷۰)

۸۔ مسافر پر جمعہ لازم نہیں۔(۷۱)

۹۔ مسافر سے صلوۃ العیدین ساقط ہو جاتی ہے۔اگر پڑھ لے تو بہتر ہے۔(۷۲)

۱۰۔ مسافر سے قربانی کا وجوب بھی ساقط ہو جاتا ہے۔(۷۳)

۱۱۔ سفر کی حالت میں مسافر کی جو نمازیں قضا ہو گئی ہوں، وہ مقیم ہونے پر دو رکعت ہی قضا کرے گا۔(۷۴)

۱۲۔ مسافر جب اپنے شہر کی حدود (گاؤں، میونسپل کمیٹی، یا کارپوریشن کی حدود) سے باہر ہو جائے، تو وہ قصر کر سکتا ہے۔(۷۵)

۱۳۔ اگر مسافر کسی شہر میں گیا ہے اور یہ ارادہ کرتا ہے کہ کل یا پرسوں یہاں سے چلا جاؤں گا،تو وہ مسافر ہی ہوگا،قصر کرے گا،خواہ اس ارادے میں اسے بہت وقت لگ جائے۔(۷۶)

۱۴۔ اگر کوئی شخص سسرال جائے تو وہ مقیم کی طرح پوری نماز پڑھے گا۔(۷۷)

۱۰۔رق (غلامی):

رق،،سے مراد غلامی ہے۔ایسا شخص جو کسی کی املاک کا حصہ ہو،غلام کہلاتا ہے۔اس کے لئے خادم(مؤنث خادمہ)اور وصیف(مؤنث وصیفہ) کے الفاظ بھی استعمال ہوتے ہیں۔عربی زبان میں عام طور پر اس کے لئے مملوک اور عبد کے الفاظ مستعمل ہیں۔لفظ''عبد،،کی ضد''حر،،(مؤنث حرہ) ہے یعنی آزاد مرد یا عورت۔اسلام سے قبل ساری دنیا کی طرح عرب میں بھی غلامی کا رواج عام تھا۔مگر اسلام میں ایسے اقدامات کئے گئے جن کی بناء پر غلامی کا رواج بہت کم ہو گیا اور دور حاضر میں تو غلامی کے خاتمے کے لئے جو اقدامات کئے گئے ان میں سے چند ایک کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:

☆جلب مصلحت کی نسبت مفاسد کو دور کرنا زیادہ بہتر ہے☆

۱۔ انسانوں کے دنیوی فرق مراتب کو قرآن مجید میں ایک عارضی اور غیر حقیقی شے قرار دیا گیا ہے۔ (النحل:۷۱،۷۵)

۲۔ زکوۃ کے مصارف میں سے ایک اہم مصرف غلاموں کی آزادی کو قرار دیا گیا۔(التوبہ:۶۰)

۳۔ بعض کبیرہ گناہوں (مثلاً قتل خطاء) کا کفارہ غلام آزاد کرنا ہے۔(النساء:۹۲)

۴۔ حلف شکنی کا کفارہ غلام آزاد کرنا ہے۔(المائدہ:۸۹)

۵۔ ظہار کا کفارہ غلام آزاد کرنا ہے۔(المجادلہ:۳)

نبی کریم ﷺ نے بھی اپنے ارشادات مبارکہ اور طرز عمل سے فک رقبۃ (غلاموں کو آزاد کرنے) کی تحریک شروع کی جو بڑی کامیاب رہی۔کوئی شخص غلامی کی حالت میں خودمختار نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنے آقا کے حکم کے تابع ہوتا ہے۔اس لئے رق سے متعلق چند رخصتوں کا بیان ذیل میں کیا جاتا ہے۔

۱۔ اگر کوئی لونڈی اپنے آقا کی اجازت سے کسی حر سے نکاح کرے تو وہ (آزاد عورت کی طرح) مہر پانے کی مستحق ہے۔اگر وہ بدکاری کی مرتکب ہو تو اسے آزاد شادی شدہ عورت کی نسبت آدھی سزا ملے گی۔(۷۸)

۲۔ غلام پر جمعہ فرض نہیں۔(۷۹)

۳۔ غلاموں کو فدیہ کی ادائیگی سے آزادی مل سکتی ہے۔(۸۰)

۴۔ اگر مسلمان بچے کا باپ آزاد اور ماں اس کی مملوکہ لونڈی ہو تو بچہ آزاد سمجھا جائے گا۔(۸۱)

۵۔ غلاموں اور لونڈیوں کو حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھا جائے انہیں میرا غلام یا میری لونڈی نہ کہا جائے بلکہ انہیں میرا لڑکا یا میری لڑکی کہا جائے۔(۸۲)

۶۔ غلاموں کو اپنے ساتھ کھانا کھلایا جائے انہیں ایسے ہی کپڑے پہننے کو دیئے جائیں جیسے خود پہنے جائیں۔ان سے ان کی طاقت سے زیادہ کام نہ لیا جائے۔(۸۳)

درج بالا طبعی عوارض کے لئے سہولیات کے بیان کے بعد ذیل میں تخفیف ورخصت کا مفہوم اور ان کی اقسام بیان کی جاتی ہیں تاکہ ان کی افادیت مزید واضح ہوسکے۔

تخفیف ورخصت:

تخفیف۔معنی ومفہوم: تخفیف کا معنی ہے بوجھ ہلکا کرنا۔جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔یــریــد

الله ان یخفف عنکم (۸۴) اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ تمہارا بوجھ ہلکا کرے۔تخفیف کے بارے میں راغب الاصفہانی کا بیان ہے۔ترجمہ:"خففه تخفیفا" ہلکا کرنا، استخفه ہلکا کرنا، خف المتاع (سامان ہلکا ہونا)۔اسی سے کلام خفیف علی اللسان، کا محاورہ مستعار ہے۔یعنی وہ کلام جو زبان پر ہلکا ہو۔(۸۵)

رخصت: معنی ومفہوم:

رخصت کے معنی سہولت کے ہیں۔اگر کوئی کام اپنی نوعیت اور ہیئت کی نسبت آسان کردیا جائے تو یہ رخصت ہے۔امام غزالی کا قول ہے۔والرخصة فی اللسان عبارة عن الیسر و السهولة۔(۸۶) مفہوم کے لحاظ سے رخصت یسر اور سہولت سے عبارت ہے۔رخصت کی وجہ سے شریعت کے احکام میں سہولت پیدا کی جاتی ہے تاکہ مشقت میں کمی ہوجائے درج ذیل احادیث میں لفظ "رخصت" سہولت کے معنوں میں استعمال ہوا ہے:۔

۱۔ حضرت حمزہ بن عمرو نے نبی ﷺ سے عرض کیا "میں سفر میں بھی روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں۔کیا (سفر میں روزہ چھوڑنے پر) مجھ پر گناہ تو نہیں ہے؟" اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: هی رخصةمن الله عزوجل (۸۷) یہ اللہ عزوجل کی طرف سے رخصت ہے۔

۲۔ نبی کریم ﷺ نے سہولت اور رخصت مہیا کرنے کو اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ فعل قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے۔ ان الله یحب ان توتی رخصة کما یکره ان توتی معصية (۸۸) اللہ تعالیٰ رخصت دینے کو اسی طرح پسند فرماتا ہے جس طرح معصیت اختیار کرنے کو ناپسند فرماتا ہے۔اس بارے میں علامہ شاطبی کا بیان ہے:"اس حیثیت سے کہ عادی اعمال میں معمول بہ مشقتوں سے زائد کوئی مشقت مکلف پر واقع ہو جاتی ہے حتی کہ اس سے کوئی دینی یا دنیوی فساد رونما ہوتا ہے تو ایسی صورت میں شارع کا مقصود ایسی خارجی مشقت کو مجموعی لحاظ سے اٹھا دینا ہے۔" (۸۹) اب ذیل میں تخفیف ورخصت کی اقسام بیان کی جاتی ہیں۔

تخفیف کی اقسام:

السیوطی نے اپنی "الاشباہ والنظائر" اور ابن نجیم نے اپنی "الاشباہ والنظائر" میں مختلف اعذار کی بنا پر تخفیف کی درج ذیل اقسام بیان کی ہیں:۔

☆یکرہ الایثار بالقرب ☆ عبادت میں ایثار مکروہ ہے☆

۱۔ تخفیف اسقاط: یعنی عذر کی وجہ سے کسی عمل کو چھوڑ دینا یا کسی عمل کا ساقط ہو جانا۔ مثلاً غلاموں، عورتوں، بچوں، بیماروں اور مسافروں پر جمعہ واجب نہیں۔ اسی طرح جو شخص شہر سے باہر ہو اس پر بھی جمعہ واجب نہیں جیسا کہ درج ذیل احادیث سے پتہ چلتا ہے۔

۱۔ عن عائشہ زوج النبی ﷺ قالت، کان الناس ینتابون الجمعۃ من منازلھم و العوالی (۹۰)

۱۔ نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ لوگ اپنے ٹھکانوں اور اردگرد کی بستیوں سے جمعہ کے لئے باری باری آتے تھے۔

۲۔ عن طارق بن شھاب عن النبی ﷺ قال الجمعۃ حق واجب علی کل مسلم فی جماعۃ الا اربعۃ: عبد مملوک او امراۃ او صبی او مریض. (۹۱) طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جمعہ حق اور واجب ہے ہر مسلمان پر مگر چار افراد: بندہ جو غلام ہو، عورت، بچہ، یا بیمار۔ چوری کا جرم ثابت ہو جانے پر چور کے ہاتھ کاٹ دینے کی سزا ہے مگر نبی کریم ﷺ نے سفر (عام سفر یا جہاد کا سفر) میں چوری کرنے پر ہاتھ کاٹنے سے منع فرما دیا۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: لاتقطع الایدی فی السفر (۹۲) سفر میں (چوری کرنے پر) ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔

۲۔ تخفیف تنقیص:

اس سے مراد یہ ہے کہ بوجہ عذر افعال میں کمی کر دی جائے۔ مثلاً سفر میں قصر کی اجازت ہے۔

"عن انس" قال صلیت الظھر مع النبی ﷺ بالمدینۃ اربعا وبذی الحلیفۃ رکعتین." (۹۳)

حضرت انس کہتے ہیں "میں نے مدینہ طیبہ میں ظہر کی نماز کی چار رکعت (فرض) پڑھیں اور ذوالحلیفہ کے مقام پر (سفر کی حالت میں) دو رکعتیں پڑھیں۔ سواری پر رکوع اور سجود اشارے سے کرنے کی اجازت ہے۔

عن عبداللہ بن دینار قال کان عبداللہ بن عمرؓ یصلی فی السفر علی راحلۃ اینما توجھت یومی و ذکر عبداللہ ان النبی ﷺ کان یفعلہ (۹۴)

☆ جب حقوق باہم متعارض ہوں تو ان میں جس کا وقت تنگ ہو اسے ترجیح حاصل ہوگی ☆

عبداللہ بن دینار سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر سفر میں اپنی سواری پر جدھر بھی منہ ہو جاتا، اشارے سے نماز پڑھ لیا کرتے۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر نے بتایا کہ نبی ﷺ ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

۳۔ تخفیف ابدال:

ایک فعل کی جگہ دوسرا فعل کرنے کی سہولت کو تخفیف بدل یا ابدال کہا جاتا ہے۔ مثلاً پانی نہ ملنے پر وضو کی جگہ تیمّم کیا جا سکتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

وان کنتم مرضی اوعلی سفر او جاء احد منکم من الغائط او لمستم النساء فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا فامسحوا بوجوھکم و ایدکم ان اللہ کان عفوا غفورا (۹۵)

اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں یا آیا ہے کوئی شخص تم میں جائے ضروریہ سے یا پاس گئے ہو تم عورتوں کے۔ پھر نہ ملا تم کو پانی تو ارادہ کرو پاک مٹی کا پھر مسح کرو اپنے منہ کا اور اپنے ہاتھوں کا۔ بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنیوالا اور بخشنے والا ہے۔

عمران بن حصین کی درج ذیل روایت بھی تخفیف ابدال کو ظاہر کرتی ہے۔ ترجمہ ''عمران بن حصین نے کہا' ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب آپ ﷺ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ ایک شخص علیحدہ ہے اور اس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا ''اے فلاں شخص تجھے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس نے روکا؟'' اس نے کہا ''مجھے جنابت لاحق ہوگئی ہے اور پانی نہیں ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''تمہارے لئے مٹی ہے اور وہ تمہیں کافی ہے۔'' (یعنی تیمّم کرو اور نماز پڑھو) (۹۶)

۴۔ تخفیف تقدیم:

اس سے مراد یہ ہے کہ کسی فعل کو اسکے وقت مقررہ سے پہلے انجام دیا جائے۔ جیسے کسی عذر کی وجہ سے ظہر کی نماز عصر کے ساتھ پڑھنا، اسی طرح مغرب کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کرنا جیسا کہ درج ذیل احادیث سے ظاہر ہے۔

۱۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کا ارادہ فرماتے، ظہر کو عصر کے وقت تک مؤخر فرما دیتے، پھر سواری سے نیچے تشریف لاکر دونوں کو اکٹھا ادا فرماتے اور جب کوچ سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو ظہر ادا فرماتے پھر سوار ہو جاتے۔ (۹۷)

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں ''میں نے نبی ﷺ کو دیکھا جب آپ ﷺ کو سفر کے دوران میں چلنے میں جلدی ہوتی تو مغرب کی نماز مؤخر فرما دیتے یہاں تک کہ مغرب اور عشاء کو اکٹھا ادا فرماتے''۔ (۹۸)

۵۔تخفیف تاخیر:

اس سے مراد یہ کہ کسی فعل کا اپنے وقت کے بعد کرنا مثلاً ظہر کی نماز ذرا دیر سے عصر کی نماز کے ساتھ اور مغرب کی نماز کو مؤخر کر کے عشاء کے ساتھ ادا کرنا جیسا کہ درج بالا احادیث سے ظاہر ہے۔

۶۔تخفیف ترخیص:

اس سے مراد یہ ہے کہ کسی کام کے لئے رخصت عطا کرنا جیسا کہ قرآن میں ہے:

فمن اضطرفی مخمصة غیر متجانف لاثم فان الله غفور رحیم. (۹۹)

ترجمہ: جو کوئی بھوک کی شدت سے حالت اضطرار میں ہو جبکہ وہ گناہ کی وجہ سے اس حرام کی طرف مائل نہ ہو (تو اس کے لئے) اللہ غفور اور رحیم ہے۔

درج ذیل احادیث بھی تخفیف ترخیص کی وضاحت کرتی ہیں:

۱۔ترجمہ: ''جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ ان کے گھر والے حرہ میں محتاج تھے۔انہوں نے کہا کہ ان کی اونٹنی مرگئی یا اونٹ مرگیا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اسے کھا لینے کی رخصت دی۔'' (۱۰۰)

۲۔ ابو واقد اللیثی سے روایت ہے۔ترجمہ ''اے اللہ کے رسول میں ایسی جگہ ہوتا ہوں جہاں ہمیں بھوک لگتی ہے لیکن ہمارے لئے مردار حلال نہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم نے ناشتہ نہ کیا ہو اور رات کو کچھ نہ کھایا پیا ہو اور نہ کوئی نباتاتی چیز ملے تو پھر تمہارا گزرا اس مردار پر ہے۔'' (۱۰۱)

۷۔ تخفیف تخییر:

اس سے مراد یہ ہے کہ کسی فعل کی ہیئت میں تبدیلی کر دی جائے مثلاً حالت جنگ میں دشمن کے خوف سے بھاگتے وقت رکوع، سجود اور قبلہ کے رخ میں تبدیلی وغیرہ۔

قرآن میں ہے:

ترجمہ: ''اے نبی ﷺ جب آپ ﷺ ان میں موجود ہوں، پھر آپ ﷺ ان (مسلمانوں) کیلئے نماز قائم کرنا چاہیں تو ان میں سے ایک گروہ تیرے ساتھ نماز قائم کرے، اور چاہیے کہ وہ اپنے ہتھیار اپنے پاس رکھیں۔ جب وہ سجدہ کرلیں تو تمہارے پیچھے سے چلے جائیں۔ پھر دوسرا گروہ آئے جنھوں نے نماز نہیں پڑھی تھی تو پھر وہ تمہارے ساتھ نماز ادا کرے۔'' (۱۰۲)

شاہ ولی اللہ کے درج ذیل بیان سے بھی اس کی مزید وضاحت ہوتی ہے۔ان کا کہنا ہے''اس اصل اور ضابطہ (مراد رخصت) کی بنا پر اندھیرے وغیرہ میں استقبال قبلہ میں تحری کی اجازت دی گئی ہے۔ اور اسی طرح کپڑا نہ ملنے پر ستر عورت، پانی نہ ملنے پر وضو چھوڑ کر تیمّم کرنے، جو سورۃ فاتحہ نہ جانتا ہو، اسے دوسرا کوئی ذکر کر لینے، کھڑا نہ ہو سکنے والے کو بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھ لینے اور جھک نہ سکنے والے کو رکوع وسجود ترک کر دینے کی رخصتوں کو اس پر قیاس کرلیا جائے۔'' (۱۰۳)

رخصت کی اقسام:

مختلف حالات میں رخصت کو اس کی نوعیت کے اعتبار سے درج ذیل انواع میں تقسیم کیا گیا ہے۔

ا۔ممنوع کی اباحت:

اس سے مراد یہ ہے کہ اضطراری حالت میں ممنوع فعل کو مباح جانا جائے مثلاً اکراہ کے تحت زبان سے کلمہ کفر کہنا جبکہ دل ایمان کے لئے مطمئن ہو۔ ارشاد الٰہی ہے:

ترجمہ: ''جو کوئی ایمان لانے کے بعد کفر کرے سوائے اس کے کلمہ کفر کہنے پر اسے مجبور کردیا جائے جبکہ اس کا قلب ایمان پر مطمئن ہو۔ لیکن (اگر) کفر پر اس کا قلب کھل گیا ہو ان پر اللہ کا غضب نازل ہوگا اور ان کیلئے عذاب عظیم ہے۔'' (۱۰۴)

حالت اضطرار میں کلمہ کفر کہنے اور جان کے ضیاع سے بچنے کے لئے السرخسی (م۴۹۰ھ) رخصت وعزیمت کی طویل بحث کرنے کے بعد لکھتے ہیں: **فهذه رخصة له ان اقدم عليها لم ياثم (۱۰۵)** یہ اس (مضطر) کے لئے رخصت ہے اگر وہ یہ اقدام (کلمہ کفر کہنا وغیرہ) کرتا ہے تو اس پر گناہ نہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ حق بات پر ڈٹ جانے یعنی عزیمت اختیار کرنے کے بارے میں وہ بیان کرتے ہیں:

والاول عزيمةحتى اذاصبر حتى قتل كان ماجورا(۱۰۶)

ترجمہ: پہلی بات (حق پر ڈٹ جانا) عزیمت ہے۔ یہاں تک کہ صبر کرے پھر قتل کر دیا جائے تو وہ اجر پائے گا۔

شدید بھوک لگنے پر مردار کا کھا لینا وغیرہ اس اباحت میں شامل ہیں ایسی صورت میں اگرچہ وہ فعل بدستور حرام رہتا ہے مگر رخصت کی وجہ سے گناہ کی معافی ہوتی ہے۔ جسمانی نقص کے واقع ہونے پر بھی ایسی ہی رخصت ہوگی۔

۲۔ترک واجب کی اباحت:

اضطرار یا جسمانی نقص کی بعض حالتوں میں واجب یا فرض کے ترک کی اجازت ہے۔ وگرنہ مکلف کو شدید مشقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً مسافر اور مریض کے لئے روزہ چھوڑنے کی اباحت قرآن میں ہے:

"فمن كان منكم مريضا اوعلى سفرفعدةمن ايام اخر" (۱۰۷)

ترجمہ: پھر جو کوئی تم میں سے مریض ہو یا مسافر ہو تو اس پر (ان روزوں کی) گنتی ہے دیگر دنوں سے۔

نبی کریمﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباس کو دائمی روزہ رکھنے سے منع فرمایا: جیسا کہ حدیث سے ظاہر ہے "حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہﷺ نے فرمایا "عبداللہ کیا یہ اطلاع صحیح ہے کہ تم دن میں تو روزہ رکھتے ہو اور ساری رات نماز پڑھتے ہو؟" میں نے عرض کیا "صحیح ہے اے اللہ کے رسولﷺ"، اس پر آپﷺ نے فرمایا: "لیکن ایسا نہ کرو روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو۔ نماز بھی پڑھو اور سوؤ بھی۔ کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے اور تم سے ملاقات کرنے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ بس یہی

☆ ما ابیح للضرورة یقدر بقدرھا ☆ جو چیز ضرورتاً مباح کی گئی ہو اس کی مقدار کا تعین بھی اسی کے مطابق ہوگا ☆

کافی ہے کہ ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھ لیا کرو۔ کیونکہ تمہیں ہر نیکی کا بدلہ دس گناہ ملے گا اور اس طرح ساری عمر کا روزہ ہو جائے گا'' لیکن میں نے اپنے اوپر سختی چاہی تو مجھ پر سختی کردی گئی۔ میں نے عرض کیا'' یارسول اللہ ﷺ میں اپنے میں قوت پاتا ہوں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا'' پھر اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو اور اس سے آگے نہ بڑھو'' میں نے پوچھا یا رسول اللہ داؤد علیہ السلام کا روزہ کیا تھا،، آپ ﷺ نے فرمایا'' ایک دن روزہ سے اور ایک دن بے روزہ کے،، بعد میں جب ضعیف ہو گئے تو عبداللہؓ فرمایا کرتے تھے:

یالیتنی قبلت رخصة النبی ﷺ (۱۰۸)

ترجمہ: کاش میں رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی رخصت مان لیتا۔

۳۔عقود کی اباحت:

ایسے عقود جن کی لوگوں کو حاجت رہتی ہے، اگرچہ اس سے مقررہ قواعد کی خلاف ورزی ہوتی ہو۔ اس کی مثال بیع سلم ہے جو بیع معدوم ہے مگر چونکہ لوگوں کو اسکی حاجت رہتی ہے اس لئے شریعت نے اس کی اجازت دی ہے۔

۴۔احکام شاقہ کی رخصت:

ایسے احکام جن میں سخت مشقت پائی جاتی ہو، شریعت نے ایسے احکام میں رخصت دی ہے۔ جیسا کہ درج ذیل احادیث سے واضح ہے:

نافع نے کہا کہ ابن عمر نے نماز کی اذان کہی ایک رات میں جو سردی اور آندھی کی رات تھی تو کہا کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ مؤذن کو حکم دیا کرتے تھے کہ جب رات سردی اور بارش کی ہو تو اذان کے بعد کہہ دیا کرو پکار کر کہ گھروں میں نماز پڑھو۔ (۱۰۹) نبی کریم ﷺ نے ایک سفر میں دیکھا کہ لوگ ایک شخص کے گرد جمع ہیں اور اس پر سایہ کیا جا رہا ہے۔ دریافت فرمایا: ''اسے کیا ہو گیا ہے؟'' لوگوں نے بتایا کہ ''ایک روزہ دار آدمی ہے'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: **لیس من البر الصیام فی السفر** (۱۱۰) سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ غیر رمضان میں متواتر روزے رکھنے کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا: من صاما لابد فلا صام (۱۱۱) جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے گویا کوئی روزہ نہ رکھا۔

☆ تخصیص العام بالنیة مقبولة دیانة لا قضاء ☆

طبعی عوارض کے لئے تخفیف ورخصت کا اصول:

شریعت میں تخفیف و رخصت کا یہ اصول ہے کہ جب بھی ضرر یا اضطراری کیفیت یا طبعی عارضہ دور ہو جائے گا، تخفیف و رخصت بھی ختم ہو جائیں گی۔ اس کے لئے فقہاء کا قول ہے: **ما جاز بعذر بطل بزواله** (۱۱۲) جو چیز عذر کی بنا پر جائز ہوگی، عذر ختم ہونے پر اس کا جواز ختم ہو جائے گا۔

حوالہ جات

۱۔ القرآن، البقرہ۲: ۱۸۵
۲۔ القرآن النساء۴: ۲۸
۳۔ القرآن المائدہ۵: ۶
۴۔ القرآن البقرہ۲: ۲۸۶
۵۔ القرآن الاعراف۷: ۱۵۷
۶۔ القرآن المعارج۷۰: ۲۲، ۲۳
۷۔ البخاری، الجامع الصحیح، ج۷، ص۵۰، کتاب اللباس، باب الجلوس علی العصر ونحوہ
۸۔ ایضا
۹۔ القرآن، الحدید۵۷: ۲۷
۱۰۔ مجلۃ الاحکام العدلیۃ، مادہ ۲۰
۱۱۔ الشاطبی، الموافقات فی اصول الشریعہ ج۲، ص۱۹۰
۱۲۔ ایضا
۱۳۔ البخاری، الجامع الصحیح ج۱ ص۲۱۰ کتاب الصلوۃ باب خروج النساء الی المسجد باللیل
۱۴۔ ابوداؤد سنن ابی داؤد، ج۱ ص۲۸۰ کتاب الصلوۃ، باب الجمعہ للملوک والمراۃ
۱۵۔ ابوداؤد سنن ابی داؤد ج۱ ص۱۵۵ کتاب الصلوۃ، باب ماجاء فی خروج النساء الی المسجد
۱۶۔ البخاری، الجامع الصحیح ج۳ ص۲۲۰ کتاب الجہاد باب جہاد النساء
۱۷۔ القرآن، البقرہ۲: ۲۸۲
۱۸۔ البخاری، الجامع الصحیح ج۲ ص۲۳۹، کتاب الصیام، باب الحائض تترک الصوم والصلوۃ
۱۹۔ ایضا۔ ج۴ ص کتاب الجہاد باب قتل النساء فی الحرب
۲۰۔ الکاسانی، بدائع الصنائع ج۱ ص۱۷۲
۲۱۔ ابن السلام، کتاب الاموال ص۳۷
۲۲۔ المسلم، الجامع الصحیح کتاب الحیض باب حکم ظفائر المغتسلہ عن ام سلمہ
۲۳۔ الجزیری، کتاب الفقہ ج۵، ص۱۵۰

امام احمد نے اپنی صحیح میں اور ابوداؤد نے سہیل بن ابی سعید سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول

اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر ایک عورت کے ساتھ ارتکاب زنا کا اقرار کیا (اس عورت کا نام بھی اس نے بتایا) حضور علیہ السلام نے اس عورت کو طلب فرما کر اس سے پوچھا تو اس نے انکار کیا۔ اس پر مرد کو سزائے زنا دی گئی۔ اور عورت کو چھوڑ دیا گیا۔ (اسے سزا نہ دی گئی) سنن ابی داؤد ج ۴، ص ۱۵۹ حدیث نمبر ۴۴۶۶

۲۴۔ ابوداؤد، سنن داؤد ج ۴، ص ۱۴۱ کتاب الحدود باب فی المجنون یسرق اویصیب حدا
۲۵۔ الجزیری، کتاب الفقہ ج ۲، ص ۳۴۶ ۲۶۔ ایضا ج ۲، ص ۳۵۴
۲۷۔ ایضا ج ۲، ص ۳۱۷ ۲۸۔ ابن السلام، کتاب الاموال ص ۳۷
۲۹۔ الجزیری، کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج ۴، ص ۲۸۳
۳۰۔ القرآن، النور ۲۴: ۵۹ ۳۱۔ الجزیری، کتاب الفقہ ج ۲، ص ۶۲
۳۲۔ ایضا ج ۲، ص ۳۴۷
۳۳۔ البخاری، الجامع الصحیح ج ۴، ص ۲۱ کتاب الجہاد باب قتل الصبیان فی الحرب
۳۴۔ المرغینانی، الھدایہ ج ۲، ص ۶۲ باب کیفیۃ القتال کتاب السیر
۳۵۔ البخاری، الجامع الصحیح ج ۲، ص ۲۱۸ کتاب المناسک باب حج المراۃ عن الرجل
۳۶۔ المرغینانی، الھدایہ ج ۲، ص ۱۴۵، کتاب السیر باب کیفیۃ القتال
۳۷۔ ایضا۔ ج ۱، ص ۱۶۹ باب الجمعہ حاشیہ عبدالحی لکھنوی
۳۸۔ الجزیری، کتاب الفقہ ج ۲، ص ۳۴۶
۳۹۔ البخاری، الجامع الصحیح ج ۸، ص ۲۱ کتاب الحدود باب لا یرجم المجنون والمجنونۃ
۴۰۔ ایضا۔ ج ۱، ص ۱۶۳ کتاب الاذان باب الرخصۃ فی المطر والعلۃ
۴۱۔ ابن نجیم، الاشباہ والنظائر ص ۲۹۲ ۴۲۔ السیوطی ایضا، ص ۲۵۰
۴۳۔ المرغینانی، الھدایہ ج ۳ ص ۱۶۰ کتاب الشہادت
۴۴۔ ایضا ج ۴ ص ۵۰۷ مسائل شتی ۴۵۔ الکاسانی، بدائع الصنائع ج ۶، ص ۶۳۶
۴۶۔ ایضا، ج ۶۳۴ ۴۷۔ الجزیری، کتاب الفقہ ج ۵، ص ۸۷
۴۸۔ ایضا، ص ۸۷
۴۹۔ ابوداؤد، سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۴۱ کتاب الحدود باب فی المجنون یسرق اویصیب حدا
۵۰۔ الجزیری، کتاب الفقہ ج ۱، ص ۴۹۳ ۵۱۔ القرآن، البقرہ ۲: ۱۸۴
۵۲۔ ایضا، المائدہ ۵: ۶ ۵۳۔ القرآن، النساء ۴: ۴۳
۵۴۔ المرغینانی، الھدایہ، ج ۱، ص ۱۶۱ کتاب الصلوۃ باب الصلوۃ المریض

☆ عام کی تخصیص نیت کے ساتھ دیانۃ مقبول ہوتی ہے نہ کہ قضاء ☆

۵۵۔ عبدالرزاق، المصنف ج ۲، ص ۴۷۷ ۵۶۔ ایضا، ص ۴۷۴
۵۷۔ المرغینانی، الھدایہ ج ۱، ص ۱۶۱ کتاب الصلوۃ باب الصلوۃ المریض
۵۸۔ ایضا، ص ۱۶۳ ایضا
۵۹۔ البخاری، الجامع الصحیح ج ۲، ص ۱۶۶ کتاب الحج باب الطواف بعد الصبح والعصر
۶۰۔ المرغینانی، الھدایہ ج ۱، ص ۱۶۳ کتاب الصلوۃ باب صلوۃ المریض
۶۱۔ الدارقطنی، سنن دارقطنی ج ۱، ص ۱۹۱
۶۲۔ البخاری، الجامع الصحیح ج ۳، ص ۱۸۷ کتاب الوصایا باب اذا اوماء المریض براسہ اشارۃ
۶۳۔ ایضا۔ ج ۷، ص ۲ کتاب المرضی باب ماجاء فی کفارۃ المرض
۶۴۔ القرآن، النساء ۴:۱۰۱ ۶۵۔ القرآن، البقرہ ۲:۱۸۴
۶۶۔ ابوداؤد، سنن ابی داؤد ج ۲، ص ۲۴۵ کتاب الصوم باب صوم فی السفر حدیث نمبر ۲۴۰۶
۶۷۔ القرآن، المائدہ ۶:۶
۶۸۔ المسلم الجامع الصحیح ج ۱، ص ۲۴۵ کتاب الصلوۃ المسافرین باب جواز الجمع بین الصلوتین
۶۹۔ ایضا، ج ۱، ص ۲۴۴ ایضا باب جواز صلوۃ النافلہ علی الدابۃ
۷۰۔ النسائی، سنن النسائی ج ۱، ص ۸۳ باب توقیت فی المسح علی الخفین للمسافر
۷۱۔ الکاسانی، بدائع الصنائع، ج ۱، ص ۹۹۷
۷۲۔ ایضا ۷۳۔ ایضا
۷۴۔ المرغینانی، الھدایہ ج ۱، ص ۱۶۷ کتاب الصلوۃ باب صلوۃ المسافرین
۷۵۔ ایضا، ص ۱۶۶۔ ایضا ۷۶۔ ایضا ص ۱۶۶۔ ایضا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ آذربائی جان میں اسی طرح چھ ماہ تک ٹھہرے اور قصر ہی کرتے رہے۔ (المصنف، لعبدالرزاق ج ۲، ص ۵۳۳)

۷۷۔ احمد بن حنبل، مسند احمد بن حنبل، ج ۱، ص ۱۰۰ مسند عثمان بن عفان حدیث نمبر ۴۴۵ حضرت عثمانؓ مکہ میں اسی وجہ سے مقیم کی نماز پڑھتے تھے جیسا کہ حدیث میں ہے ان عثمان بن عفان صلی بمنی اربع رکعات فانکرہ الناس علیہ فقال یاایھاالناس انی تاھلت بمکۃ منذقدمت وانی سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: من تاھل ببلدفلیصل صلوۃ المقیم۔ حضرت عثمان بن عفانؓ نے منی میں چار رکعات نماز پڑھی تو لوگوں نے اعتراض کیا، حضرت عثمانؓ نے کہا اے لوگو جب میں مکہ آیا تو میں نے نکاح کرلیا۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ فرماتے تھے، جو شخص کسی شہر میں نکاح کرے تو اسے مقیم کی نماز پڑھنی چاہیے۔ (مسند احمد ج ۱، ص ۱۰۰ حدیث نمبر ۴۴۵)

۷۸۔ القرآن، النساء ۴:۲۵

☆ یقین شک کی وجہ سے زائل نہیں ہوتا ☆ (فقہی ضابطہ)

۷۹۔ ابوداؤد، سنن ابی داؤد ج۱،ص ۲۸۰ کتاب الصلوۃ باب الجمعہ للملوک والمراۃ

۸۰۔ ابن السلام، کتاب الاموال،ص ۱۴۳،۱۴۴ حدیث میں ہے کہ عرب مردوں کو غلامی میں رکھنا ممنوع ہے۔ایسے عرب مرد جو جاھلی رواجوں کے مطابق غلامی میں تھے،ان کے لئے حضرت عمرؓ نے فیصلہ دیا کہ انہیں فدیہ کی ادائیگی سے آزاد کیا جا سکتا ہے۔(کتاب الاموال،ص ۱۴۳،۱۴۴)

۸۱۔ المرغینانی، الھدایہ ج ۲،ص ۳۴۳ کتاب النکاح باب نکاح الرقیق جیسے عباسی خلیفہ مامون الرشید اور کئی دیگر عباسی خلفاء(السیوطی، تاریخ الخلفاء ص ۴۲۰،۴۵۰،۴۵۶ وغیرہ اردو ترجمہ از شمس بریلوی مدینہ پبلشنگ کمپنی جناح روڈ، کراچی ۱۹۷۶ء

۸۲۔ البغوی، ابو محمد الحسین بن مسعود، مشکوۃ المصابیح ص ۴۰۷ کتاب الادب، باب الاسلامی

۸۳۔ المسلم، الجامع الصحیح ج ۲،ص ۵۲ کتاب الایمان باب صحبۃ الممالیک

۸۴۔ القرآن، النساء۴:۲۸

۸۵۔ راغب الاصفہانی، مفردات القرآن ص ۳۰۶

۸۶۔ الغزالی، المستصفی ج ۱،ص ۹۸

۸۷۔ السنائی، سنن النسائی، ج ۴،ص ۱۸۷ کتاب الصیام باب ذکر الاختلاف علی عروہ فی حدیث حمزہ

۸۸۔ احمد بن حنبل، مسند احمد حنبل ج ۲،ص ۱۲۲ عن ابی ھریرۃ

۸۹۔ الشاطبی، الموافقات ج ۲،ص ۱۹۶

۹۰۔ البخاری الجامع الصحیح ج ۱،ص ۱۲۲ کتاب الجمعہ

۹۱۔ ابوداؤد، سنن ابی ج ۱،ص ۲۸۰ کتاب الصلوۃ باب الجمعہ للملوک والمراۃ

۹۲۔ النسائی، سنن النسائی ج ۸،ص ۹۱ کتاب قطع السارق

۹۳۔ البخاری، الجامع الصحیح ج ۲،ص ۳۶ کتاب التقصیر' الصلوۃ یقصر اذا خرج

۹۴۔ ایضا ص ۳۷ ایضا باب الایماء علی الدابۃ

۹۵۔ القرآن، النساء۴:۴۳

۹۶۔ البخاری، الجامع الصحیح ج ۱،ص ۸۹ کتاب التیمم باب الصعید الطیب

۹۷۔ ایضا ج ۲،ص ۳۹ ابواب التقصیر الصلوۃ باب یوخر الظہر الی العصر۔سفر وغیرہ پر نبی کریم ﷺ دو وقت کی نماز ایک وقت پڑھتے تھے۔لیکن شارحین کا اس سلسلے میں اختلاف ہے کہ آیا یہ نمازیں ایک ہی وقت پڑھی جاتی تھیں یعنی ظہر،عصر کے وقت اور مغرب،عشاء کے وقت یا صرف ظاہر میں یہ ایک ساتھ ہوتی تھیں۔ورنہ اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ ظہر آخر وقت میں اور عصر ابتدائی وقت میں پڑھی جاتی تھی۔ثانی الذکر شرح حنفیہ کی ہے۔حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ دونوں کے لئے اذان اور اقامت کہی جائے گی اور اگر اذان صرف ایک مرتبہ کہی گئی لیکن اقامت دونوں کے لئے کہی گئی تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔(تفہیم البخاری ج ۱،ص ۵۲۴ ترجمہ وتشریح ظہور الباری اعظمی دار الاشاعت اردو بازار، کراچی ۹۔

۹۸۔ ایضا باب ھل یؤذن او یقیم اذا جمع۔ ۹۹۔ القرآن، المائدہ ۵:۳

۱۰۰۔ احمد بن حنبل، مسند احمد بن حنبل ج ۶ ص ۹۲ حدیث جابر بن سمرۃ حدیث نمبر ۲۰۳۰۸

۱۰۱۔ احمد بن حنبل، مسند احمد بن حنبل ج ۶ ص ۲۸۶ حدیث ابی واقد اللیثی حدیث نمبر ۲۱۳۹۴

۱۰۲۔ القرآن، النساء ۴:۱۰۲ ۱۰۳۔ شاہ ولی اللہ، حجۃ اللہ البالغہ ج ۱ ص ۲۵۸

۱۰۴۔ القرآن، النحل ۱۶:۱۰۶ ۱۰۵۔ السرخسی، اصول السرخسی ج ۱ ص ۱۱۸

۱۰۶۔ ایضا ۱۰۷۔ القرآن، البقرہ ۲:۱۸۴

۱۰۸۔ البخاری، الجامع الصحیح ج ۲ ص ۲۴۵ کتاب الصوم باب حق الجسم فی الصوم

۱۰۹۔ ایضا ج ۱ ص ۱۶۲ کتاب الصلوۃ باب الرخصۃ فی المطر والعلۃ ان یصلی فی رحلہ

۱۱۰۔ ترمذی، جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۵۱۔ ابواب الصوم

۱۱۱۔ النسائی، سنن النسائی ج ۴ ص ۲۰۵ کتاب الصیام: باب صوم النبی ﷺ

۱۱۲۔ مجلۃ الاحکام العدلیہ، مادہ ۲۳

المراجع

۱۔ القرآن الحکیم

۲۔ ابن السلام، عبید القاسم (م ۲۲۴ھ)، کتاب الاموال، مکتبۃ الامیریۃ، سانگلہ ھل ضلع شیخوپورہ۔

۳۔ ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم (م ۹۷۰ھ)، الاشباہ والنظائر مع شرح حموی، ادارۃ القرآن کراچی۔

۴۔ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث (م ۲۷۵ھ)، سنن ابی داؤد، داراحیاء التراث العربی، بیروت۔

۵۔ احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مسند احمد، داراحیاء التراث العربی، بیروت۔

۶۔ البخاری، محمد بن اسماعیل (م ۲۵۶ھ) الجامع الصحیح :، دارالفکر الریاض۔

۷۔ البغوی ابو محمد الحسین بن مسعود (م ۵۱۶ھ) مشکوۃ المصابیح ص ۴۰۷ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۱۳۶۸ھ۔

۸۔ الترمذی، محمد بن عیسی (م ۲۷۹ھ) جامع الترمذی مطبع مجتبائی، لاہور۔

۹۔ الجزیری، عبدالرحمن (م ۱۳۶۰ھ) کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعۃ المکتبۃ التجاریۃ الکبری، مصر، ۱۹۶۹ء۔

۱۰۔ الدارقطنی علی بن عمر (م ۳۸۵ھ)، سنن دارقطنی، دارنشر الکتب الاسلامیہ، شیش محل روڈ، لاہور۔

۱۱۔ راغب، الحسین الاصفہانی (م ۵۰۲ھ)، مفردات القرآن الکریم، اہل حدیث اکادمی، لاہور ۱۹۷۱ء۔

۱۲۔ السرخسی محمد بن احمد بن ابی سھل (م ۴۹۰ھ اصول السرخسی، دارالمعارف النعمانیہ جامعۃ المدنیہ، کریم پارک، لاہور، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

☆ لاثواب الا بالنیۃ ☆ (فقہی ضابطہ)

۱۳۔ سلیم رستم باز، شرح المجلة، داراحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۳۰۵ھ۱۴۔
۱۴۔ السیوطی، عبدالرحمٰن بن ابی بکر (م ۹۱۱ھ)، الاشباہ والنظائر، مجمع اللغة العربیہ، دمشق۔
۱۵۔ الشاطبی، ابواسحاق ابراہیم بن موسیٰ (م ۷۹۰ھ)، الموافقات فی اصول الشریعة ترجمہ عبدالرحمٰن کیلانی، مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری، لاہور۔۱۹۹۳ء۔
۱۶۔ شاہ ولی اللہ (۱۱۷۶ھ)، حجة اللہ البالغہ ترجمہ محمد منظور الوحیدی، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور۔
۱۷۔ عبدالرزاق بن ہمام، ابوبکر الصنعانی (م ۲۱۱ھ)، المصنف، المجلس العلمی، بیروت ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء
۱۸۔ الغزالی، ابوحامد محمد بن محمد (م ۵۰۵ھ) المستصفی، منشورات الشریف الرضی، قم، ۱۳۴۴ھ۔
۱۹۔ الکاسانی، ابوبکر علاؤالدین (م ۵۸۷ھ)، بدائع الصنائع اردو ترجمہ ڈاکٹر محمود الحسن عارف، لاہور۔
۲۰۔ المرغینانی، ابوالحسن علی بن ابی بکر (م ۵۹۳ھ) الھدایہ کلام کمپنی، کراچی/مکتبہ شرکہ علمیہ: ملتان۔
۲۱۔ مسلم بن حجاج القشیری (م ۲۶۱ھ) الجامع الصحیح، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۱۳۶۸ء۔
۲۲۔ النسائی، احمد بن علی (م ۳۰۳ھ)، سنن النسائی، دارالحدیث، قاہرہ ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

اسلام اور سائنس کے حوالہ سے ایک نئی کتاب

☆

ڈاکٹر ذاکر نائک کے خطبات ومناظروں کی روشنی میں

اسلام اور جدید سائنس نئے تناظر میں

جناب محمد ظفر اقبال صاحب کے قلم سے

ناشر ادارہ نوادرات، ۲۳۲ فتح شیر کالونی نزد ایوب مسجد، مین مارکیٹ ساہیوال

ملنے کا پتہ: فضلی سنز اردو بازار کراچی۔ دارالکتاب کتاب مارکیٹ اردو بازار لاہور

E.Mail: nawadraat8@gmail.com

☆الاصل برآۃ الذمہ ☆ بنیادی طور پر ذمہ سے بری ہونا مقصود ہے ☆